مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، ایک جگہ جو 32 ایکٹر رقبہ پر مشتمل تھی، اس زمین میں مالک کا گھر اپنا اور اس کے تین بیٹوں کے گھر بنے ہوئے تھے، جبکہ ایک مسجد اس طرح بنی ہوئی ہے کہ اس کی چار دیواری، پختہ ہال، دو مینار، محراب وضو کی جگہ اور ٹوٹیاں وغیرہ بھی لگی ہوئی ہیں، اس میں پانچ وقت کی نماز بھی ہو رہی ہے، تقریبا دو سال سے متوفی کے بیٹوں نے ساری جگہ ایسے افراد کو فروخت کی ہے جو مشترکہ طور پر خرید ارہیں۔ جو کہ اس رقبہ پر چناب سٹی کے نام سے سوسائٹی بنا رہے ہیں، اس سوسائٹی میں ایک کنال کی مسجد بنا رہے ہیں، جبکہ پرانی مسجد کمرشل رقبے کے اندر آ رہی ہے، اب سوسائٹی والے چاہتے ہیں کہ پرانی مسجد کو ختم کر کے اس کا ملبہ نئی مسجد میں لگا دیں، جبکہ اس مسجد میں نماز پڑھانے والے ایک عالم حافظ ہیں، جنہوں نے اس سال تراویح میں تکمیل قرآن بھی کیا ہے، انہوں نے بتایا ہے کہ یہ مسجد شرعی ہے یہ سوسائٹی کی خریدی ہوئی ملکیت میں شامل نہیں ہے، اس لئے اس مسجد کو ختم نہیں کر سکتے، نہ نقصان کر سکتے ہیں، سوسائٹی والوں کا کہنا ہے کہ چونکہ رجسٹری میں مسجد کے نام نہیں ہے، اس لئے یہ شرعی مسجد نہیں ہے، اس لئے یہ ہماری بیع میں شامل ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

وضاحت : یہ مسجد زمین کے مالک نے خود اپنی ذاتی زمین پر بنوا کر اس میں پانچ وقت کی نمازیں جاری کروائیں۔ جو تاحال جاری ہیں۔

الجامعة الأشرفية
دار الافتاء
فیروز پور روڈ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّيًا

واضح رہے کہ جو زمین باقاعدہ شرعی طریقے پر مسجد کے لئے وقف کر دی گئی، تو وہ جگہ مالک کی ملکیت سے نکل کر شرعا مسجد کے لئے وقف ہو گئی، اب اس وقف شدہ جگہ کا کسی کو ہبہ کرنا، خریدنا، بیچنا اور تبدیل کرنا وغیرہ درست نہیں ہے۔ لہذا بشرط صحت بیان صورت مسئولہ میں اگر زمین کے مالک نے

خود اپنی زمین پر باقاعدہ مسجد بنوا کر اس جگہ کو مسجد کے لئے شرعی طریقے کے مطابق وقف کر دیا، تو یہ زمین مالک کی ملکیت سے نکل کر اللہ تعالی کی ملکیت میں چلی گئی، اب اس مسجد کی جگہ میں نہ وراثت جاری ہوگی، نہ کوئی اس کو بیچ سکتا ہے اور نہ ہی اس جگہ کو کوئی خرید سکتا ہے، سوسائٹی کی انتظامیہ اس جگہ کی مالک نہیں ہے، اس لئے نہ وہ اس مسجد کے ملبے کو دوسری مسجد میں استعمال کر سکتے ہیں اور نہ اس مسجد کی جگہ کو دوسری جگہ سے تبدیل کر سکتے ہیں، کیونکہ مسجد کے لئے وقف شدہ جگہ کو صرف مسجد کے لئے ہی استعمال میں لایا جاسکتا ہے، کسی اور مصرف میں نہیں لایا جاسکتا اور نہ ہی اس وقف شدہ جگہ کو دوسری جگہ سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: اگر کوئی شخص اپنی ملکیتی جگہ پر کھڑا ہو کر یہ کہہ دے کہ میں نے یہ جگہ مسجد کے لئے وقف کی ہے تو وہ جگہ مسجد کے لئے وقف شمار ہوگی۔ اگرچہ کاغذات میں مسجد کے نام نہ کروائی ہو، کاغذات میں مسجد کے نام نہ لگوانا مسجد شرعی ہونے سے مانع نہیں ہے، کیونکہ یہ تو ایک قانونی کارروائی ہے۔

١. فإذا تم ولزم لايملك ولا يملّك ولا يعار ولا يرہن۔ (الدر المختار) قوله: لا يملك أي لا يكون مملوكًا لصـاحبه، ولا يملّك: أي لا يقبل التمليك لغيره بالبيع ونحوه، لاستحالة تمليك الخارج عن ملكه۔ (الدر المختار مع الشامي، كتاب الوقف / مطلب مهم: فرق أبويوسف بين قوله موقوفة الخ ٦/٥٣٩ زكريا، ٤/٣٥٢ كراچی، كذا في الفتاویٰ الهندية / الباب الأول من كتاب الوقف ٢/٣٥٠، فتح القدير / كتاب الوقف ٦/٢٢٠ دار الفكر بيروت).

٢. قال أبو يوسف : هو مسجد أبداً الى قيام الساعة لا يعود ميراثاً ولايجوز نقله و نقل ماله الى مسجد أخر سواء كان يصلون فيه أو لا و هو الفتوىٰ ۔ كذا فى الحاوى القدسى وفى المجتبىٰ وأكثر المشايخ على قول أبى يوسف و رجح فى فتح القدير قول أبى يوسف بأنهٗ الأوجه ۔(البحر الرائق ،ج:٥،ص: ٢٧٢)

٣.شـرط الواقف كنص الشـارع أي في المفهوم والدلالة ووجوب العمل به۔ (الدر المختار، كتاب الوقف / مطلب في قولهم شـرط الواقف كنص الشـارع، ومطلب: بيان مفهوم المخالفة ٤/٤٣٣-٤٣٤ كراچی، ٦/٦٤٩ زكريا، وكذا في الأشـباه والنظائر، كتاب الوقف / الفن الثاني، الفوائد: ١/٣٠٥ إدارة القرآن كراچی، تنقيح الفتاوىٰ الحامدية ١/١٢٦ المكتبة الميمنية مصر).والله تعالٰى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۲۶/ربیع الاول/۱۴۴۴ھ

23/اکتوبر/2022ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۲۶ ربیع الاول ۱۴۴۴ھ